۱۷۔تمام صحابہ کرام کا احترام بہت ضروری ہے

اس عقیدے کے بارے میں 10 آیتیں اور 7 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

جس نے حضورؐ کو ایمان کے ساتھ دیکھا اور ایمان ہی پر اس کی موت ہوئی وہ صحابی ہے، کیونکہ ان آنکھوں سے انہوں نے حضور کو دیکھا ہے، اور حضور کے ساتھ رہے ہیں اور ان کی بے پناہ مدد کی ہے جو بعد کے لوگوں کو نصیب نہیں ہے، انہیں کی قربانیوں سے ہم تک دین پہنچا ہے، اس لئے تمام صحابہ کا احترام انتہائی ضروری ہے، چاہے جو صحابی بھی ہو

ہر صحابی کی عزت کرنا اور دل سے محبت کرنا ضروری ہے

تمام صحابہ سے محبت کرنی چاہئے ، کیونکہ یہ حضور کے ساتھی ہیں جنہوں نے ہر حال میں حضور کا ساتھ دیا ہے، ان میں سے کسی کو بھی برے الفاظ سے یاد نہیں کرنا چاہئے ،اور جو آپس کا اختلاف ہے، اس کو اجتہادی غلطی پر محمول کرنا چاہئے ،انکی غلطیوں کو پکڑ پکڑ کر بار بار ذکر نہیں کرنا چاہئے ۔

ان میں سے بہت سے صحابی وہ بھی ہیں، جو حضور کے خسر ہوتے ہیں جیسے حضرت ابو بکرؓ،حضرت عمرؓ ،اور حضرت عثمانؓ حضور کے داماد ہیں، جس طرح حضرت علیؓ حضورؐ کے دماد ہیں،تو جس طرح حضرت علیؓ کو برا بھلا کہنا جائز نہیں ہے اسی طرح حضرت عثمانؓ کو بھی برا بھلا کہنا جائز ہے، کیونکہ وہ بھی حضورؐ کے داماد ہیں۔

حضرت عمرؓ کے بارے میں تو ایک اور فضیلت بھی ہے کہ وہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے داماد ہیں، حضرت فاطمہؓ کی بیٹی حضرت ام کلثومؓ سے حضرت عمرؓ کی شادی ہوئی ہے،اس لئے حضرت عمرؓ کو تو اور بھی برا بھلا نہیں کہنا چاہئے کیونکہ وہ حضرت فاطمہؓ کے داماد ہیں،

حضرت عائشہؓ،حضرت سودہؓ حضورؐ کی بیوی ہیں اور امت کی ماں ہیں،حضرت عائشہ اتنی محبوب بیوی ہے کہ ان کی گود میں حضورؐ کی وفات ہوئی ہے، اس لئے جس طرح حضرت خدیجہؓ حضورؐ کی بیوی ہیں اور امت کی ماں ہیں،اور ان کو برا بھلا کہنا جائز نہیں ہے اسی طرح حضرت عائشہؓ،حضرت سودہؓ کو بھی برا کہنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی حضورؐ کی بیویاں ہیں،کوئی آدمی آپ کی بیوی کو برا کہے تو کتنا برا لگے گا،اسی طرح حضورؐ کی بیوی کو برا کہو گے تو کتنا برا لگے گا،اس لئے حضورؐ کی کسی بیوی کو بھی برا کہنا جائز نہیں ہے، جو حضرات ایسا کرتے ہیں وہ بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں

صحابِ کرام سے بے پناہ محبت کریں امام طحاویؒ کا حکم

۔و نحب اصحاب رسول الله ﷺ و لا نفرط فی حب احد منهم ، و لا نتبرأ من احد منهم ، و نبغض من يبغضهم و بغير الخير يذكرهم ، و لا نذكر هم الا بخير و حبهم دين و و ايمان و احسان ، و بغضهم كفرا و نفاقا و طغيانا ۔(عقیدۃ الطحاوۃ،عقیدہ نمبر۹۳،ص۲۰)

ترجمہ۔ہم حضورؐ کے صحابی سے محبت کرتے ہیں،اوران میں سے کسی کی محبت میں غلو نہ کریں،اوران میں سے کسی سے برأت کا اظہار نہ کریں،اور جوان صحابہ سے بغض رکھتے ہیں یا ان کو خیر کے بغیر یاد کرتے ہیں ان سے ہم بغض رکھیں گے،اور ہم ان کو خیر سے ہی یاد کریں گے،ان حضرات سے محبت کرنا دین ہے،ایمان ہے،اوراحسان ہے،اوران حضرات سے بغض رکھنا کفر ہے،نفاق ہے،اورسرکشی ہے

۔و من احسن القول فی اصحاب رسول الله ﷺ و ازواجه الطاهرات من كل دنس و ذرياته المقدسين من كل رجس فقد برى من النفاق۔ (عقیدۃ الطحاوۃ،عقیدہ نمبر ۹۶،ص۲۱)

ترجمہ۔رسول اللہ ﷺ کے صحابی،اورانکی پاک بیویوں کی برایوں کے بارے میں جس نے اچھی بات کہی،اورانکی مقدس اولاد کی اچھائی بیان کی تو وہ نفاق سے بری ہو گیا۔

اس عقیدے میں ہے کہ حضور کے تمام صحابہ،اورانکی بیویوں کو اچھائی سے یاد کرنا چاہئے،اوران تمام سے محبت رکھنا چاہئے

صحابہ کی فضیلت کے بارے میں یہ 8 آیتیں ہیں

1۔و السابقون الاولون من المهاجرين و الانصار و الذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم و رضوا عنه و اعدلهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذالک الفوز العظیم ۔(آیت ۱۰۰۔۱۰۲،سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔اورمہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے ،اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوگیا ہے ،اور وہ اس اللہ سے راضی ہیں ،اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کررکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ،جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، یہی بڑی زبردست کامیابی ہے

2۔لقد رضی الله عن المومنين اذيبائعونک تحت الشجرة فعلم ما فی قلوبهم فانزل السكينه عليهم و اثابهم فتحا قريبا ۔(آیت ۱۸،سورت الفتح ۴۸)

ترجمہ۔یقیناً اللہ ان مومنو سے بڑا خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ ؐ سے بیعت کررہے تھے ،اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا وہ بھی اللہ کو معلوم تھا ،اس لئے اس نے اس پر سکینت اتاردی ،اوران کو انعام میں ایک قریبی فتح عطا فرمادی۔

3۔ان الذين آمنوا و الذين هاجرو و جاهدوا فی سبيل الله اولئک يرجون رحمت الله و الله غفور الرحيم ۔(آیت ۱۲۸،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایمان لایا۔ ،اور ہجرت کی ،اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں ،اور اللہ بہت معاف کرنے والے ہیں بہت رحم کرنے والے ہیں

4۔و لکن حبب الیکم الایمان و زینه فی قلوبکم و کره الیکم الکفر و الفسوق و العصیان اولئک هم الراشدون، فضلا من الله و نعمة و الله علیم حکیم ۔(آیت ۸ ،سورت الحجرات ۴۹)

ترجمہ۔لیکن اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے،اور اسے تمہارے دلوں میں پرکشش بنا دیا ہے،اور تمہارے اندر کفر کی،اور گناہوں کی،اور نافرمانی کی نفرت بٹھا دی ہے،ایسے ہی لوگ ہیں جو ٹھیک راستے پر آ چکے ہیں،جو اللہ کی طرف فضل اور نعمت کا نتیجہ ہے،اور اللہ بہت جاننے والے ہیں،حکمت والے ہیں

اس آیت میں صحابہ کے بارے میں فرمایا کہ انکے دل ایمان کی محبت ہے،اس لئے ان میں سے کافر کہنا،یا گناہ گار کہنا بہت بری بات ہے

5۔ ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان ، انما استزلهم الشیطان ببعض ما کسبوا و لقد عفا الله عنهم۔(آیت ۱۵۵ ،سورت آل عمران ۳)

ترجمہ۔تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ پھیری جب دونوں لشکر ایک دوسرے سے ٹکرائے،در حقیقت ان کے بعض اعمال کے نتیجے میں شیطان نے ان کو لغزش میں مبتلاء کر دیا تھا،اور یقین رکھو اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے،یقیناً اللہ بہت معاف کرنے والا بڑا بردبار ہے

اس آیت میں ہے کہ جنگ کے موقع پر صحابہ سے جو غلطی ہوئی تھی اللہ نے اس کو معاف کر دیا،اس لئے اب اس غلطیوں کو پکڑ پکڑ کر انکو برا بھلا کہنا بالکل جائز نہیں ہے

6۔ محمد رسول الله و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله و رضوانا ، سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ۔(آیت ۲۹،سورت الفتح ۴۸)

ترجمہ۔محمد ؐ اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ انکے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں ،اور آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم دل ہیں ،تم انہیں دیکھو گے کبھی رکوع میں ہیں ،کبھی جدے میں ہیں ،غرض اللہ کی خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں ،ان کی علامتیں سجدے کے اثر سے ان کے چہرے پر نمایاں ہیں

اس آیت میں سارے صحابہ کی تعریف کی ہے،اس لئے کسی کو بھی برا کہنا ٹھیک نہیں ہے

7۔لقد تاب الله على النبى و المهاجرين و الانصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رؤف رحيم ۔(آیت ۱۱۷، سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے رحمت کی نظر فرمائی نبی پر،اوران مہاجرین اورانصار پر جنہوں نے ایسی مشکل گھڑی میں نبی کا ساتھ دیا جبکہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا جائیں، پھر اللہ نے انکے حال پر توجہ فرمائی ،یقیناً وہ انکے لئے بہت شفیق بڑا مہربان ہے

8۔لا يستوى منكم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولائک اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد و قاتلوا و كلا وعده الله الحسنى و الله بما تعملون خبير ۔(آیت ۱۰، سورت الحدید ۵۷)

ترجمہ۔تم میں سے جنہوں نے مکہ کی فتح سے پہلے خرچ کیا اورلڑائی لڑی وہ بعد والوں کے برابر نہیں ہیں ،وہ درجے میں ان لوگوں سے بڑھے ہوئے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اورلڑائی لڑی، یوں اللہ نے ان سب سے بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے،اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو پورا خبر ہے

اس آیت میں ہے کہ فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے خرچ کیا ان کا درجہ بہت زیادہ ہے،اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ،اور حضرت عثمانؓ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے ہیں اس لئے ان کا درجہ بہت زیادہ

ہے،اس لئے ان حضرات کو ہرگز برا بھلانہیں کہنا چاہئے

ان 8 آیتوں میں صحابہ رضی اللہ کی بڑی فضیلتیں ہیں، اوران آیتوں میں تمام صحابہ شریک ہیں، اس لئے کسی صحابی، یا کسی صحابیات کو ہرگز ہرگز برا بھلانہیں کہنا چاہئے،اس سے ایمان ضائع ہوجاتا ہے۔

اس کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ آدمی کے دل سے صحابہ کی عظمت نکل جاتی ہے،اوران حضرات کے واسطے سے جو دین آیا ہے،اس پر عمل کرنے میں، یا اس کو ماننے میں سستی اور کاہلی پیدا ہوجاتی ہے،اس لئے تمام صحابہ کی عظمت دل میں بیٹھانا بہت ضروری ہے

ان احادیث میں صحابہ کرام کو گالی دینے سے منع کیا ہے

حضور ﷺ نے صحابہ کو گالی دینے سے سختی سے منع کیا ہے، اس لئے کسی ادنی صحابی کو بھی ہرگز گالی نہیں دینی چاہئے، اور نہ انکو برا بھلا کہنا چاہئے،

اس کے لئے احادیث یہ ہیں

1۔عن ابی سعید قال قال النبی ﷺ لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم و لا نصیفھم۔ (بخاری شریف، کتاب فضائل النبی ﷺ، باب ص ۶۱۷، نمبر ۳۶۷۳ / مسلم شریف، باب تحریم سب الصحابۃ، ص ۱۱۱۳، نمبر ۶۴۸۷/۲۵۴۰)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ میرے صحابی کو گالی مت دو، کیونکہ تم میں سے ایک احد کے برابر سونا خرچ کرے گا تو صحابی کے ایک مد اور آدھا مد کے خرچ کے برابر بھی اس کا ثواب نہیں پہونچے گا [کیونکہ انہوں نے حضورؐ کی مدد کے لئے خرچ کیا تھا]

2۔عن عطا قال قال رسول اللہ ﷺ من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ۔ (مصنف بن ابی شیبۃ، باب ذکر الکف عن اصحاب النبی ﷺ ج ۶، ص ۴۰۵، نمبر ۳۲۴۱۹)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے

اس حدیث مرسل میں ہے کہ جو صحابہ کو گالی دے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

3۔عن عبد اللہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللہ ﷺ اللہ اللہ فی اصحابی ،

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی أحبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم ، و من آذاھم فقد آذانی و من آذانی فقد آذی اللہ تبارک و تعالی و من آذای اللہ فیوشک ان یأخذہ ۔(مسند امام احمد، باب حدیث عبد اللہ بن مغفل المزنی، ج ۶، ص ۴۲، نمبر ۲۰۰۲۶)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انکو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنائیں، جو ان سے محبت کریں گے وہ میری وجہ سے محبت کریں گے، اور جو ان سے بغض کریں گے وہ میری وجہ سے بغض کریں گے، جس نے انکو تکلیف دی اس نے گویا کہ مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی تو اس نے گویا کہ اللہ کو تکلیف دی، اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو ہوسکتا ہے اللہ اس کو اپنے پکڑ میں لے لے

حضورؐ نے بڑے درد کے ساتھ اپنے صحابی کے بارے میں فرمایا کہ انکو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

4۔عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ لیأتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حزو النعل بالنعل .... و ان بنی اسرئیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی ثلاث و سبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قال و من ھی یا رسول اللہ ؟ قال ما انا و اصحابی ۔(ترمذی شریف، کتاب الایمان، باب ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ، ص ۶۰۰، نمبر ۲۶۴۱/ابوداود شریف، کتاب السنۃ، باب شرح السنۃ، ص ۶۵۰، نمبر ۴۵۹۷)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت پر بنی اسرائیل کی طرح وقت آئے گا، بالکل برابر سرابر ۔۔۔بنی اسرائیل بہتر فرقے میں بٹے تھے، اور تم تہتر فرقے میں بٹوگے سبھی جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک جماعت کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ جماعت کون سی ہوگی، حضورؐ نے فرمایا، جس

پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں
اس حدیث میں ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور سب جہنم میں جائے گی لیکن جو فرقہ میرے صحابہ کے طریقے میں رہے گا وہی نجات پانے والی ہوگی۔

5۔سمعت عمران بن حصین یقول قال رسول اللہ ﷺ خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ، ثم الذین یلونھم ۔(بخاری شریف، باب فضائل اصحاب النبی ومن صحب النبی اورأہ من المسلمین فھو من اصحابہ،ص۶۱۲،نمبر ۳۶۵۰)
ترجمہ۔حضور نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد میں آئیں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد میں آئیں گے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کے زمانے میں جو صحابہ تھے وہ اس امت کے بہترین لوگ تھے، اس لئے بھی ان کو برا بھلا نہیں کہنا چاہئے
6۔سمعت جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی ﷺ یقول لا تمس النار مسلما رأنی او رأی من رانی ۔(ترمذی شریف، باب ماجاء فی فضل من رای النبی ﷺ وصحبہ،ص۸۷۲، نمبر ۳۸۵۸)
ترجمہ۔میں نے حضورؐ سے کہتے ہوئے سنا ہے، جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں مجھے دیکھا ہو، یا جس نے مجھے دیکھا ہو [یعنی میرے صحابی کو] اس کو دیکھا ہو تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

صحابہ میں کوئی اختلاف ہے بھی تو اس کی ایسی تاویل کریں جس سے زیادہ سے زیادہ اتفاق کی صورت نکل آئے

قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ صحابہ کے درمیان کوئی اختلاف ہے بھی تو اس اختلاف کو اور بڑھا چڑھا کر بیان نہ کریں، بلکہ ایسی تاویل کریں جس سے اختلاف کی شکل کم ہو جائے ،اور زیادہ سے زیادہ اتفاق کی شکل نکلے

ان دونوں آیتوں میں اس کی تعلیم ہے۔

9۔و ان طائفطان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما۔(آیت ۹،سورت الحجرات ۴۹)

ترجمہ۔اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ

10۔انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم و اتقوا اللہ لعلکم ترحمون ۔(آیت ۱۰،سورت الحجرات ۴۹)

ترجمہ۔حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں،اس لئے اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ، اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے

ان دونوں آیتوں میں ہے کہ اگر لڑائی ہو بھی جائے تو صلح کراؤ اس لئے صحابہ کے درمیان کے اختلاف کو اجتہادی غلطی پر محمول کریں،اور زیادہ سے زیادہ اتفاق کی صورت نکالیں۔انکے اختلاف میں مزید ہوا نہیں دینی چاہئے۔

صحابہ میں اختلاف دیکھیں تو حضورؐ نے ہمیں یہ دو نصیحتیں کی ہیں

حضور ﷺ کو وحی کے ذریعہ یہ اطلاع دے دی گئی تھی کہ آپ کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف ہوگا، اور حضرت حذیفہؓ کو کافی باتوں کی اطلاع دی تھی، حضور نے فرمایا کہ میرے بعد جب صحابہ میں اختلاف دیکھو تو دو باتیں کریں

[۱] ایک بات تو یہ کہ جتنے خلفاء راشدین ہیں ان کی اتباع کریں

[۲] اور دوسری بات یہ کہ صحابہ کے بارے میں چپ رہو، کسی ایک کی حمایت میں دوسرے پر ہرگز تلوار مت اٹھانا

اس حدیث میں ہے کہ چاروں خلفاء کی سنتوں کو اپنے اوپر لازم پکڑو

۔عن العرباض بن سارية ، قال وعظنا رسول الله ﷺ يوما بعد صلاة الغداة موعظة بليغة ذرفت منها العيون و وجلت منها القلوب فقال رجل ان هذه موعظة مود ع فبما ذا تعهد الينا يا رسول الله ؟ ...فانه من يعش منكم ير اختلافا كثيرا و اياكم و محدثات الامور ، فانها ضلالة ، فمن ادرک ذالک منكم فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ ۔(ترمذی شریف، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدعة، ص ۶۰۷، نمبر ۲۶۷۶/ابن ماجة شریف، کتاب المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین المھدیین، ص ۶، نمبر ۴۲)

ترجمہ۔حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ، ایک دن صبح کی نماز کے بعد حضورؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی، نصیحت ایسی تھی کہ آنکھیں بہ پڑیں، دل اچھل پڑا، ایک آدمی کہنے لگے کہ ایسا لگتا ہے کہ، یہ

الوداعی نصیحت ہے، اس لئے اے اللہ کے رسول م سے کیا عہد لینا چاہتے ہیں؟۔۔۔آپ نے فرمایا جو زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، دیکھنا کوئی نئی بات پیدا نہیں کر لینا، اس لئے کہ وہ گمراہی ہے،، جو اختلاف کا زمانہ پائے تو اس پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی اس پر لازم ہے، انکو دانت سے پکڑ کر رکھنا۔

اس حدیث میں تین باتیں ہیں

[۱] آپ ؐ نے بہت درد کے ساتھ آخری نصیحت کی، اس لئے جو عہد آپ نے صحابہ کرام سے لیا وہ بہت اہم ہے [۲] دوسری بات فرمائی کہ میرے بعد بہت اختلاف ہوگا، اس لئے اس وقت میں خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، [۳] اور تیسری بات یہ فرمائی کہ چاروں خلفاء راشدین ھدایت پر ہیں اب جو حضرات صرف حضرت علیؓ کو لیتے ہیں، اور باقی تین خلفاء کو چھوڑ دیتے ہیں، وہ کتنی بڑی غلطی کر رہے ہیں۔ پھر چاروں خلفاء ھدایت پر ہیں تو وہ لوگ جو تین خلفاء کو خطا اور غلطی رشمار کرتے ہیں وہ کتنی بڑی غلطی کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ بہت سوچنے کی بات ہے

اس حدیث میں ہے کہ صحابہ کے اختلاف کے سلسلے میں چپ رہا کرو

۔قال لی اھبا ن بن صیفی : قال لی رسول اللہ : یا اھبان، اما انک ان بقیت بعدی فستری فی اصحابی اختلافا ، فان بقیت الی ذالک الیوم فاجعل سیفک من عراجین ، قال فجعلت سیفی من عراجین ۔(طبرانی کبیر، مسند اھبان بن صیفی الغفاری، جلد ا، ص ۲۹۵، نمبر ۸۶۸) ۔ترجمہ۔حضرت اھبانؓ نے فرمایا کہ، کہ مجھ سے حضور ؐ نے فرمایا، اے اھبان اگر میرے بعد تم زندہ رہو گے تو میرے صحابہ میں اختلاف دیکھو گے، اگر تم اس زمانے تک زندہ رہو، تو اپنی تلوار کھجور کی شاخوں کی بنا لینا [یعنی لوہے کی تلوار سے کسی صحابی کے خلاف لڑائی نہیں کرنا]، حضرت اھبان فرماتے ہیں کہ، میں نے کھجور کی شاخ کی تلوار بنالی ہے۔

صحابہ کے درمیان جو اختلاف ہوا ہمیں اس میں نہیں پڑنا چاہئے

حضرت امام شافعیؒ کا قول

۔تلک دماء طھر اللہ ایدینا منھا فلا نلوث السنتنا بھا ۔ (شرح فقہ اکبر، بحث فی ان المعاصی تضر مرتکبہا خلافا لبعض الطّوائف، ص ۱۱۷) ترجمہ۔صحابہ میں جو خون بہے ہیں، اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو اس سے پاک رکھا، تو اب ہم اپنی زبان کو اس میں ملوث نہیں کریں گے

حضرت امام احمدؒ کا قول

۔و سئل احمد عن امر علی و عائشۃؓ فقال تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت و لکم ما کسبتم و لا تسئلون عما کانوا یعملون . (شرح فقہ اکبر، بحث فی ان المعاصی تضر مرتکبہا خلافا لبعض الطّوائف، ص ۱۱۷)

ترجمہ۔حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ کے درمیان جو اختلاف ہوا، اس کے بارے میں حضرت امام احمدؒ سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا، وہ لوگ تھے جو گزر گئے، جو کچھ انہوں نے کیا، اس کا نقصان، یا فائدہ انکو ملے گا، اور تم جو کروگے اس کا نقصان یا نفع تمکو ملے گا، ان لوگوں نے جو کچھ کیا، اس کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا

ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ صحابہ کے درمیان جو اختلاف تھا وہ ان کی اجتہادی غلطی تھی اس لئے ہم لوگوں کو اس میں نہیں پڑنا چاہئے۔ان دونوں حضرات نے اوپر والی احادیث سے استدلال کیا، اور اسی پر عمل کیا۔ہمیں اسی پر عمل کرنا چاہئے

یہ دس صحابی ہیں جنکو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی ہے

ان دس صحابہ رضی اللہ عنھم کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی ہے، اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کے باوجود حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ وغیرہ کو کچھ لوگ برا بھلا کہتے ہیں

7۔عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله ﷺ ابو بکر فی الجنة ،وعمر فی الجنة ، وعثمان فی الجنة ، وعلی فی الجنة ، و طلحة فی الجنة و الزبیرفی الجنة ، وعبد الرحمن بن عوف فی الجنة، وسعد بن وقا ص فی الجنة ، وسعید بن زیدفی الجنة، وابو عبیده بن الجراح فی الجنة ۔(ترمذی شریف، باب مناقب عبد الرحمٰن بن عوف، ص۸۵۱، نمبر ۳۷۴۷)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ ، ابوبکرؓ جنت میں ہیں، وعمرؓ جنت میں ہیں، وعثمانؓ جنت میں ہیں، وعلیؓ جنت میں ہیں، وطلحہؓ جنت میں ہیں والزبیرؓ جنت میں ہیں، وعبدالرحمٰن بن عوفؓ جنت میں ہیں، وسعد بن وقاصؓ جنت میں ہیں, وسعید بن زیدؓ جنت میں ہیں، وابوعبیدہ بن الجراحؓ جنت میں ہیں

یہ وہ حضرات ہیں جنکو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی ہے
اللہ کرے ہمیں بھی ان کا ساتھ نصیب ہو۔

اس عقیدے کے بارے میں 10 آیتیں اور 7 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں